اخلاق سیریز
دل بدلے تو زندگی بدلے
(پارٹ 2)
نگہت ہاشمی
النور پبلیکیشنز

یادداشتیں

تکبر

تکبر کیا ہے؟

کبریائی اللہ کی چادر ہے۔

1.عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : یَقُوْلُ اللهِ سُبْحَانَهٗ :اَلْکِبْرِیَآءُ رِدَآئِیْ وَالْعَظْمَةُ اِزَارِیْ مَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَلْقَیْتُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے۔ جو کوئی ان کو مجھ سے چھینے گا میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔'' (ابنِ ماجہ: 4174)

تکبر تو حق سے منہ موڑنے کو کہتے ہیں۔

2. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:''لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ کِبْرٍ''.قَالَ رَجُلٌ :اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا ، وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً . قَالَ:اِنَّ اللّٰهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ،الْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ''.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا گیا کہ ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتی بھی اچھی ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال (خوبصورتی) ہی کو پسند فرماتا ہے تکبر تو حق کی طرف سے منہ موڑنے اور دوسرے لوگوں کو کمتر سمجھنے کو کہتے ہیں۔''

(مسلم: 265)

تکبر کیسے ہوتا ہے؟

بدترین تکبر اللہ کی آیات کو سن کر منہ پھیرنا ہے۔

یاداشتیں

3.وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ق صلے وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (6) وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ج فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (7)

''اورلوگوں میں سے کوئی ہے جو غافل کر دینے والی باتوں کا خریدار بنتا ہے تا کہ وہ علم کے بغیر (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے بہکا دے اور اس کا مذاق بنائے۔یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔(6) اور جب ہماری آیات اُس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، وہ تکبر کرتے ہوئے منہ موڑلیتا ہے گویا کہ اس نے اُسے سنا ہی نہیں۔گویا کہ اُس کے کانوں میں بہرا پن ہے۔پھر اُس کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو۔(7)

(لقمان:6،7)

تکبر کرنے والے

جولوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ تکبر کرنے والے ہیں۔

4.اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ (22)

''تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔پھر جولوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ہی انکار کرنے والے ہیں اور وہ تکبر کرنے والے ہیں۔'' (النحل:22)

ابلیس۔

5.وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (34)

''اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔'' (البقرہ:34)

فرعون

6.وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِىْ ج فَاَوْقِدْ لِىْ يٰهَامٰنُ

یادداشتیں

عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ (38) وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ (39) فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ج فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ (40)

''اور فرعون نے کہا: ''اے اہلِ دربار! میں تو اپنے سوا تمہارے کسی معبود کو نہیں جانتا۔ پھر اے ہامان! میرے لیے مٹی پر آگ جلاؤ۔ پھر میرے لیے اونچی عمارت بنوادو تاکہ میں موسیٰ کے معبود کو جھانک کر دیکھوں۔ اور یقیناً میں اُسے جھوٹوں میں سے سمجھتا ہوں۔'' (38) اور اُس نے اور اُس کے لشکروں نے زمین میں بغیر کسی حق کے تکبر کیا۔ اور وہ سمجھے کہ یقیناً وہ ہماری طرف واپس نہیں لائے جائیں گے۔ (39) پھر ہم نے اُسے اور اُس کے لشکروں کو پکڑا۔ پھر اُن کو سمندر میں پھینک دیا۔ پھر دیکھو کہ ظالموں کا کیا انجام ہوا! (40)''

(القصص: 38,40)

جب اترا کر چلنے والے کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔

7. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﵁ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ''بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ، إِذْ خَسَفَ اللَّهُ، بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ''.

''حضرت ابوہریرہ ﵁ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص ایک جوڑا پہن کر کبرو غرور میں سرمست بالوں میں کنگھی کیے ہوئے اکڑ کر اتراتا ہوا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اب وہ قیامت تک اس میں تڑپتا رہے گا دھنستا رہے جائے گا۔'' (بخاری: 5789)

تکبر کا انجام

جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے۔

8. عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ''مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ

یاداشتیں

اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اپنے کپڑے کو متکبرانہ انداز میں (زمین پر) گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔ (مسلم: 5457)

آج تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟

9.عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : یَطْوِی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ السَّمَاوَاتِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِهِ الْیُمْنَی، ثُمَّ یَقُوْلُ : اَنَا الْمَلِکُ، اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ ؟ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ؟ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرْضَ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ یَقُوْلُ : اَنَا الْمَلِکُ، اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ ؟ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا، پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زوروالے (جابر) بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زوروالے (جابر) بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر والے کہاں ہیں؟'' (مسلم: 7051)

متکبر لوگ چھوٹی چیونٹیوں کی مانند حشر میں لائے جائیں گے۔

10.عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:"یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِی صُوَرِ الرِّجَالِ ، یَغْشَاھُمُ الذُّلُّ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ ، یُسَاقُوْنَ اِلَی سِجْنٍ فِی جَھَنَّمَ یُسَمَّی بُوْلُسَ تَعْلُوْھُمْ نَارُ الْأَنْیَارِ یُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَھْلِ النَّارِ طِینَةِ الْخَبَالِ".

''عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن متکبر لوگ چھوٹی چیونٹیوں کی مانند حشر میں لائے جائیں گے ان کو ذلت مردوں کی صورتوں میں ڈھانپے گی ہر جگہ سے جہنم کے ایک قید خانے کی طرف جس کا نام بولس ہے

یاداشتیں

ہنکائے جائیں گے آتشوں کی آگ ان کو ابالے گی اور جوش میں لائے گی عصارہ پلائے جائیں گے دوزخیوں کا جسے طینۃ الخبال کہتے ہیں۔" (ترمذی: 2492)

دوزخ جباروں پر مسلط کی گئی ہے۔

11. عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَهُ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ أُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَنْطِقُ یَقُولُ: اِنِّی وُکِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ: بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ، وَبِکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰہِ اِلٰهًا اٰخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو کان ہوں گے سنتے ہوئے، دو آنکھیں ہوں گی دیکھتی ہوئیں، اور ایک زبان ہوگی بولتی ہوئی، وہ یہ کہے گی۔ میں تین آدمیوں پر مسلط کی گئی ہوں، جبار عنید پر، مشرک پر، مصوروں پر۔" (ترمذی: 2574)

تکبر جہنم میں ڈلوائے گا۔

12. عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلْتَقَی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرِو الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَلَی الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا ثُمَّ مَضَی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو، وَبَقِیَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ یَبْکِیْ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا یُبْکِیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: هٰذَا یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو زَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ کَبَّهُ اللّٰہُ لِوَجْهِهِ فِی النَّارِ.

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مروہ پر ملے اور دونوں نے آپس میں بات کی۔ پھر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ چلے گئے اور عبداللہ بن عمر رونے لگے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! آپ رضی اللہ عنہ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: عبداللہ بن عمرو کا خیال ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جس کے دل میں رائی کے دانے کے

یادداشتیں

برابر بھی کبر ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا۔" (رواہ احمد: 2/215)

تکبر کرنے والا دوزخی ہے۔

13. عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ [اَنَّهُ] سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟" قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: "كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟" قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: "كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ"

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر کمزور آدمی جسے کمزور سمجھا جاتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرمادے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! ضرور فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر جاہل، اکھڑ مزاج، تکبر کرنے والا دوزخی ہے۔" (مسلم: 7187)

تکبر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے۔

14. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ. قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ: وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کریں گے اور نہ ہی انہیں پاک وصاف (معاف) کریں گے (اور ابو معاویہ فرماتے ہیں) اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، (وہ یہ ہیں:) بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور مفلس تکبر کرنے والا۔" (صحیح مسلم: 296)

یاداشتیں

جہنم میں تکبر کرنے والوں کا خاص داخلہ ہوگا۔

15.عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:"اخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اِلٰی رَبِّهِمَا، فَقَالَتِ الْجَنَّةُ :یَا رَبِّ، مَا لَهَا لَا یَدْخُلُهَا اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ ؟وَقَالَتِ النَّارُ یَعْنِی اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ:اَنْتِ رَحْمَتِی ،وَقَالَ لِلنَّارِ:اَنْتِ عَذَابِی اُصِیْبُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ، وَلِکُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْکُمَا مِلْؤُهَا،قَالَ:فَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِنْ خَلْقِهِ أحَدًا ،وَاِنَّهُ یُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ یَشَاءُ فَیُلْقَوْنَ فِیْهَا فَتَقُوْلُ :هَلْ مِنْ مَزِیْدٍ؟ ثَلَاثًا، حَتّٰی یَضَعَ فِیْهَا قَدَمَهُ فَتَمتَلِئُ ،وَیُرَدُّ اِلٰی بَعْضِهَا لِبَعْضٍ وَتَقُوْلُ :قَطْ، قَطْ ،قَطْ. [الاعراف:56]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کریم ﷺ نے فرمایا: جنت ودوزخ نے اپنے رب کے حضور جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا: اے رب! کیا حال ہے کہ مجھ میں کمزور اور گرے پڑے لوگ ہی داخل ہوں گے اور دوزخ نے کہا کہ مجھ میں تو داخلہ کے لیے متکبروں کو خاص کر دیا گیا ہے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے کہا تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ذریعہ میں جسے چاہتا ہوں اس میں مبتلا کرتا ہوں اور تم میں سے ہر ایک کی بھرتی ہونے والی ہے۔ کہاکے جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کی اس طرح سے کہ اللہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہے گا دوزخ کے لئے پیدا کرے گا وہ اس میں ڈالی جائے گی اس کے بعد بھی دوزخ کہے گی اور کچھ مخلوق ہے (میں ابھی خالی) تین بار ایسا ہی ہوگا۔ آخر پروردگا اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا۔اس وقت وہ بھر جائے گی۔ ایک پر ایک الٹ کر سمٹ جائے گی۔ کہنے لگے گی بس بس میں بھر گئی۔'' (بخاری:7449)

یادداشتیں

الغرور

دھوکہ

کس نے دھوکہ دیا؟

1. یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ(6)

''اے انسان! کس چیز نے تجھے اپنے ربِّ کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا؟(6)'' (انفطار:6)

دنیا کی زندگی دھوکے کا سامان ہے۔

2. كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

''ہر شخص نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور یقیناً تم قیامت کے دن اپنے اجر پورے پورے دیئے جاؤ گے۔ پھر جو شخص آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا تو وہ یقیناً کامیاب ہوا۔ اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔(185)''

(آل عمران: 185)

3. اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًاؕ وَ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ(20)

''خوب جان لو! یقیناً دنیا کی زندگی ایک کھیل اور دل لگی اور زینت اور تمہارا ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال اور اولاد کی زیادہ طلب ہی تو ہے۔ جیسے بارش کی مثال ہے کہ اُس کی پیداوار نے کسانوں کو خوش کر دیا۔ پھر وہ زرد ہو گئی۔ پھر تم اُس کو زرد دیکھتے ہو۔ پھر وہ بُھس بن جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت

یادداشتیں

اور رضا مندی۔ اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔(20)"
(الحدید:20)

لوگ دنیا کے دھوکے میں ہیں۔

4. وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِباً وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ(70)

"اوران لوگوں کو چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنالیا ہے۔اور جن کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈالا ہوا ہے۔اور قرآن کے ذریعے ان کو نصیحت کرتے رہو کہ کہیں کوئی شخص اپنے اعمال کے وبال میں گرفتار نہ ہوجائے جو اس نے کیے۔اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کے لیے کوئی ولی اور سفارشی نہ ہو۔اور اگر وہ ہر طرح کا معاوضہ بھی بدلے میں دے تو اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔یہی لوگ ہیں جو گرفتار ہوگئے اُس کے بدلے میں جو انہوں نے کیا۔ان کے لیے کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے ہوگا اور دردناک عذاب ہوگا۔اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے تھے۔(70)" (الانعام:70)

5. اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ(51)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنالیا۔اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال دیا۔پھر آج ہم انہیں بھلادیں گے جس طرح انہوں نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا اور جیسا کہ وہ ہماری آیات کا انکار کرتے رہے تھے۔(51)"(الاعراف: 51)

6. ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ(35)

"یہ اس لیے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق بنایا تھا۔اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے

میں ڈال دیا تھا۔ پھر آج نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے اور نہ اُن سے معذرت کرنے کے لیے کہا جائے گا۔(35)'' (الجاثیہ: 35)

لوگو! دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔

7. يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (33)

''اے لوگو! اپنے ربّ سے ڈر جاؤ۔ اور اُس دن سے ڈرو جب کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہ دے گا۔ اور نہ بیٹا اپنے باپ کی طرف سے کچھ بدلہ دینے والا ہوگا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ پھر دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے۔ اور نہ وہ بڑا دھوکہ باز تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دے۔(33)'' (لقمان: 33)

8. يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (5)

''اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ پھر دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے۔ اور نہ وہ بڑا دھوکہ باز تمہیں اللہ تعالیٰ کے متعلق دھوکے میں ڈالے۔'' (فاطر: 5)

دھوکہ کیسے دیا جاتا ہے؟

وعدوں سے دھوکہ دیا جاتا ہے۔

9. وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا (64)

''اوران میں سے جن پر تمہارا بس چلے تو اپنی پکار سے ان کے قدم اُکھاڑ دو اور ان پر چڑھا لاؤ اپنے سوار اور اپنے پیادے اور اُن کے مال اور اُن کی اولاد میں اُن کے ساتھ شریک ہو جاؤ اور اُن سے وعدے کرو۔ اور شیطان اُن کے ساتھ دھوکے کے سوا کوئی وعدہ

یاداشتیں

نہیں کرتا۔" (الاسراء:64)

پرفریب باتوں سے دھوکہ دیا جاتا ہے۔

10. وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ (112)

"اوراسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے شیطان انسانوں اور شیطان جنوں کو دشمن بنادیا ہے جوایک دوسرے کودھوکہ دینے کے لیے پُرفریب باتیں القاء کرتے ہیں۔اوراگر تیرارب چاہتاتو وہ ایسانہ کرسکتے۔پھرتم انہیں چھوڑ دواور جوجھوٹ یہ باندھتے ہیں۔"

(الانعام: 112)

کیا وہ اللہ تعالیٰ کودھوکہ دیتے ہیں؟

11.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :"يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مَنَ اللِّينِ ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذِّئَابِ. يَقُولُ عَزَّوَجَلَّ أَبِيَ تَغْتَرُّونَ. أَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِئُونَ ؟ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا".

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ نکلیں گے اور دین کو دنیا کے ساتھ طلب کریں گے اور طلب دنیا کے لئے کمالات دینیہ حاصل کریں گے،اورلوگوں کودیکھانے کی خاطر دنبوں کی کھالیں پہنیں گے،نرمی میں ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہیں،اوران کے دل بھیڑیوں سے زیادہ بدتر ہیں۔اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ کیاتم میرے ساتھ مغرور ہو یامجھ پر جرأت کرتے ہوسومیں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کے لئے ایسا فتنہ اٹھاؤں گاان کا عقلمند بھی حیران رہ جائے گا کہ وہ کیا میرے ساتھ غرور کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں۔ (ترمذی: 2404)

یادداشتیں

القسوۃ

سختی

دلوں کی سختی ربّ کی رحمت سے دوری کی نشانی ہے۔

1. فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً (المآئدہ:13)

"پھر یہ ان کا اپنے عہد کو توڑ ڈالنا تھا جس کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دُور پھینک دیا اور ان کے دل سخت کر دیے۔"

سخت دل والے

اللہ تعالیٰ سے دور ہیں۔

2. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ، وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ."

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو کیونکہ کلام کی کثرت دل کو سخت کر دیتی ہے اور سخت دل والا اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہو جاتا ہے۔" (ترمذی: 2411)

کون سی چیز دلوں کی سختی کا باعث بنتی ہے؟

زیادہ ہنسنا دلوں کو سخت کر دیتا ہے۔

3. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُكْثِرُوا الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زیادہ ہنسا نہ کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔" (سنن ابنِ ماجہ: 4193)

دل کیسے سخت ہوتے ہیں؟

یاداشتیں

4.وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الانعام: 42؍43)

''تم سے پہلے بہت سی قوموں کی طرف ہم نے رسول بھیجے اوراُن قوموں کو مصائب وآلام میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی کے ساتھ ہمارے سامنے جھک جائیں۔پس جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو کیوں نہ انہوں نے عاجزی اختیار کی؟ مگران کے دل تو اور سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کو اطمینان دلایا کہ جو کچھ تم کرر ہے ہو خوب کرر ہے ہو۔''

5.اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ لا وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ط وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ (الحدید: 16)

''کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے پگھلیں اوراُس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں اوروہ اُن لوگوں کی طرح نہ ہوجائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، پھرایک لمبی مدت اُن پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہوگئے اورآج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں؟''

دل کیسے نرم ہو؟

6.عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ فَقَالَ لَهٗ : اِنْ اَرَدْتَّ اَنْ تُلَيِّنَ قَلْبَكَ فَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ وَامْسَحْ رَاْسَ الْيَتِيْمِ

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگرتم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہوجائے تو مسکین کو کھانا کھلاؤ اور مسکین کے سر پر ہاتھ پھیرو۔''

(مسنداحمد: 263/2،مجمع الزوائد: 160/8)

رسول اللہ ﷺ سخت دل نہیں تھے۔

یاداشتیں

7.عَنْ عطاء بنِ یَسارٍ قالَ : لَقِیتُ عَبْدَ اللهِ بنَ عَمْرِو بنِ العاص رضی اللہ عنہما قُلْتُ : اَخْبِرْنِی عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فی التَّوْرَاةِ قالَ : أجَلْ واللهِ اِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فی التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فی القُرْآنِ : يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا (الاحزاب: 45) وحِرْزًا لِلاُمِّيِّينَ، اَنْتَ عَبْدِی ورسُولی سَمَّيْتُكَ المُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ ولا غَلِيظٍ وَلا سَخَّابٍ فی الاَسْواقِ، ولا يَدْفَعُ بالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِر، ولنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ المِلَّةَ العَوْجَاءَ بِاَنْ يَقُولُوا : لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ،ويُفْتَحُ بِها اَعْيُنٌ عُمْيٌ، وَآذانٌ صُمٌّ، وَقُلوبٌ غُلْفٌ.

عطا بن یسار نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ملا اور ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو صفت تورات میں آئی ہیں ان کے متعلق مجھے کچھ بتائے۔انھوں نے کہا کہ ہاں خدا کی قسم !آپ ﷺ کی تورات میں بالکل بعض وہی صفات آئی ہیں جو قرآن شریف میں مذکور ہیں جیسے کہ "اے نبی ہم نے تمھیں گواہ ،خوشخبری دینے والا،ڈرانے والا اور ان پڑھ قوم کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے۔تم نہ بدخو ہو،نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور مچانے والے (اور تورات میں یہ بھی لکھا ہے)وہ میرا بندہ اور رسول ہے۔برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لے گا بلکہ معاف اور درگزر کر دے گا اللہ اس وقت تک اسکی روح قبض نہیں کریگا جب تک ٹیڑھی شریعت کو اس سے سیدھا نہ کرالے یعنی لوگ لا الہ الا اللہ نہ کہنے لگیں۔اس کے ذریعے وہ اندھی آنکھوں کو بینا، بہرے کانوں کو شنوا، پردہ پڑے ہوئے دلوں کے پردے کھول دے گا۔ (بخاری: 2125)

یادداشتیں

السخط

ناراض ہونے والے

جنہیں کچھ نہ دیا جائے تو ناراض ہونے لگتے ہیں۔

1.وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّلۡمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ‌ ج فَاِنۡ اُعۡطُوۡا مِنۡهَا رَضُوۡا وَاِنۡ لَّمۡ يُعۡطَوۡا مِنۡهَاۤ اِذَا هُمۡ يَسۡخَطُوۡنَ (58)

"اوران میں کوئی ایسا بھی ہے جوصدقات کے بارے میں تم پر اعتراضات کرتا ہے۔ پھر اگر ان میں سے کچھ ان کو دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر انہیں اس میں سے نہ دیا جائے تو ناراض ہونے لگتے ہیں۔" (التوبۃ: 58)

روپے کا بندہ تباہ ہو!

2.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:"تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ ، وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ، طُوبَى لِعَبْدٍ أَخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ ، مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ ، إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ ، كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ ، إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ".

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اشرفی کا بندہ اور روپے کا بندہ اور کمبل کا بندہ تباہ ہوا۔ اگر اس کو کچھ دیا جائے تب تو خوش جو نہ دیا جائے تو غصے ہو جائے ایسا شخص تباہ سرنگوں ہوا۔ اس کو کانٹا لگے تو خدا کرے پھر نہ نکلے۔ مبارک وہ بندہ جو اللہ کے راستے میں (غزوہ کے موقع پر) اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے اس کے سر کے بال پراگندہ ہیں اور اس کے قدم گرد وغبار سے اٹے ہوئے ہیں اگر اسے چوکی پہرے پر لگا دیا جائے تو وہ اپنے اس کام میں پوری تندہی سے لگا رہے اور اگر لشکر کے پیچھے (دیکھ بھال کے لیے) لگا دیا جائے تو اس میں بھی پوری تندہی اور فرض شناسی سے

یادداشتیں

لگا رہے (اگرچہ زندگی میں غربت کی وجہ سے اس کی کوئی اہمیت بھی نہ ہو کہ) اگر وہ کسی سے ملاقات کی اجازت چاہے تو اسے اجازت بھی نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش بھی قبول نہ کی جائے۔'' (بخاری: 2887)

یادداشتیں

الطُغیان

حد سے بڑھ جانا

سرکشی کیا ہے؟

انسان سرکشی کرتا ہے۔

1.كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى (6)لا اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى (7)ط اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى (8)ط

''ہرگز نہیں! یقیناً انسان سرکشی کرتا ہے۔(6) کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔(7) یقیناً تیرے ربّ ہی کی طرف پلٹنا ہے۔(8)'' (سورۃ العلق:6تا8)

سرکشی میں انسان کیا کرتا ہے؟

اندھا ہو جاتا ہے۔

2.اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

''اللہ تعالیٰ اُن سے مذاق کر رہا ہے اور اُن کو اُن کی سرکشی میں ڈھیل دے رہا ہے اور وہ اندھے بنے ہوئے ہیں۔''

(سورۃ البقرۃ:15)

3.لَّلَجُّوْا فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

''تو یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے اندھے بن جائیں گے۔'' (سورۃ المؤمنون:75)

سرکشوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیا معاملہ کرتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی سرکشی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔

4.وَّنَذَرُهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

''اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیں گے۔'' (سورۃ الأنعام:110)

یادداشتیں

سرکش لوگ

فرعون سرکش تھا۔

5.اِذۡ هَبَآ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰی

''تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔ یقیناً وہ سرکش ہوگیا ہے۔'' (سورۃ طٰہٰ:43)

سرکش بادشاہ

6.عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخۡرُجَ رَجُلٌ مِنۡ قَحۡطَانَ يَسُوۡقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ".

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ سے روایت ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قحطان کا ایک شخص (بادشاہ بن کر) نکلے گا اور لوگوں کو اپنے ڈنڈے سے ہانکے گا۔'' (صحیح البخاری: 7117)

یادداشتیں

الْعُتُو

اطاعت نہ کرنا

سرکش لوگ

1. سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ط وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَۃٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِھَا ج وَاِنْ یَّرَوْ سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا ج وَاِنْ یَّرَوْ سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا ط ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا عَنْھَا غٰفِلِیْنَ (146)

''عنقریب میں اپنی آیات سے اُن لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں۔اور اگر وہ ہر قسم کی نشانی بھی دیکھ لیں گے تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے۔اور اگر وہ ہدایت کا راستہ دیکھ لیں گے اس کو اپنا راستہ نہیں بنائیں گے۔اور اگر وہ گمراہی کا راستہ دیکھ لیں گے اُس کو اپنا راستہ بنالیں گے۔یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ اُن سے غافل تھے۔(146)'' (الأعراف:146)

2. اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ج فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ مُّنْکِرَۃٌ وَّھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ (22)

''تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔پھر جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ہی انکار کرنے والے ہیں۔اور وہ تکبر کرنے والے ہیں۔(22)'' (النحل:22)

3. اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰھُمْ اِنْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ اِلَّا کِبْرٌ مَّا ھُمْ بِبَالِغِیْہِ ج فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (56)

''یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات میں کسی دلیل کے بغیر جو اُن کے پاس آئی ہو جھگڑے کرتے ہیں،اُن کے دلوں میں صرف کبر بھرا ہوا ہے جس کو وہ پہنچنے والے نہیں ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لو۔یقیناً وہ سب کچھ سننے والا،دیکھنے والا ہے۔(56)''
(غافر:56)

یاداشتیں

سرکش قومیں

قوم عاد

4. وَتِلْکَ عَادٌقف لا جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ (59) وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِط اَلَآ اِنَّ عَادًا کَفَرُوْا رَبَّهُمْ ط اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ (60)

''اور یہ ہیں عاد جنہوں نے اپنے ربّ کی آیات کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر جابر، سرکش کے حکم کی پیروی کی ۔(59) اور ان کے پیچھے اس دنیا میں بھی لعنت لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی ۔ سنو! یقیناً عاد نے اپنے ربّ سے کفر کیا۔ سنو! دوری ہے عاد کے لیے ھود کی قوم کے لوگ ۔(60)'' (ھود: 59,60)

قوم ثمود

5.وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰی حِیْنٍ (43) فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ (44) فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا کَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ (45)

''اور ثمود میں بھی (ایک نشانی ہے)۔ جب ان سے کہا گیا: ''ایک خاص وقت تک مزے کرلو۔'' (43) پھر انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی ۔ پھر اُن کو پکڑ لیا اچانک ٹوٹ پڑنے والا عذاب نے ۔اور وہ آنکھوں سے دیکھ رہے تھے ۔(44) پھر نہ اُن میں اُٹھنے کی طاقت تھی اور نہ وہ اپنے آپ کو بچانے والے تھے'' (45)

(الذاریات: 43,45)

بنی اسرائیل

6. فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ م بَئِیْسٍ م بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ (165) فَلَمَّا عَتَوا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ کُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِیْنَ (166)

یادداشتیں

''پھر جب انہوں نے وہ چیز بھلادی جس سے اُنہیں نصیحت کی گئی،ہم نے اُن لوگوں کونجات دی جو بُرائی سے روکتے تھے۔اوراُن لوگوں کوسخت عذاب میں پکڑلیا جنہوں نے ظلم کیااس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔(165)پھر جب انہوں نے سرکشی کی اس چیز سے(نہ رُکے)جس سے وہ روکے گئے تھے۔ہم نے اُن سے کہا کہ ذلیل بندر بن جاؤ۔(166)'' (الاعراف: 165,166)

سرکشوں کا انجام

7. اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا (67) فَوَ رَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا 68ج ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا (69)ج ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا (70)

''کیا بھلاانسان کو یادنہیں آتا کہ یقیناً ہم نے اُس کواس سے پہلے پیدا کیا تھااور وہ کچھ بھی نہ تھا؟(67)پھر تیرے ربّ کی قسم! ہم ان سب کواور شیاطین کوضروراکٹھا کریں گے۔پھر ہم ضروراُن کوجہنم کے گردگھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضرکریں گے۔(68)پھرہم ہرگروہ میں سے ان لوگوں کوضرورجُدا کریں گے جورحمان کے مقابلے میں زیادہ سرکش بنے ہوئے تھے۔(69)پھرہم ایسےلوگوں کوخوب جانتے ہیں جوجہنم میں جھونکے جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔(70)'' (مریم: 67,70)

8.وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ط لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا 21 يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (22) وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا (23)

''اور جولوگ ہماری ملاقات کی اُمیدنہیں رکھتے انہوں نے کہاہے کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اُتارے گئے؟یاہم اپنے ربّ کودیکھ لیتے۔انہوں نے بڑاتکبرکیااپنے دل

یادداشتیں

میں اور بڑی سرکشی کی۔(21) جس دن یہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے اُس دن مجرموں کے لیے کوئی خوش خبری نہیں ہوگی اور وہ کہیں گے کہ (اُن کے اور ہمارے درمیان) کوئی رکاوٹ کھڑی کر دی جائے۔(22) اور ہم اُن کے ہر عمل کی طرف بڑھیں گے جو انہوں نے کیا تھا۔ پھر ہم اُسے اُڑتی ہوئی خاک بنادیں گے۔(23)'' (الفرقان: 21,23)

9. وَكَايِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا لا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا (8) فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا (9)

''اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنھوں نے اپنے ربّ اور اُس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے اُن کا سخت محاسبہ کیا اور ہم نے اُن کو ہولناک سزا دی۔(8) پھر اُنہوں نے اپنے کیے کا وبال چکھا اور اُن کا انجام خسارہ ہی ہوا۔(9)'' (الطلاق: 8,9)

سرکشی کی وجہ سے سزا میں اضافہ

10. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاِمْرَةِ اَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضي الله عنه فَنَقُومُ اِلَيْهِ بِاَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِيَتِنَا ، حَتّٰى كَانَ آخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ رضي الله عنه فَجَلَدَ اَرْبَعِينَ ، حَتّٰى اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ.

''سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں شراب پینے والا ہمارے پاس لایا جاتا تو ہم اپنے ہاتھ، جوتے اور چادریں لے کر کھڑے ہو جاتے (اور اسے مارتے) آخر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری دورِ خلافت میں شراب پینے والے کو چالیس کوڑے مارے اور جب ان لوگوں نے مزید سرکشی کی اور فسق و فجور کیا تو اسی کوڑے مارے۔'' (بخاری: 6779)